ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین لائق توجہ گورمنٹ

(نمبر ۴)

اس نمبر مین ہمکو یہہ بحث مدنظر ہے کہ ہندوستان (جس سے ہماری مراد پنجاب بنگال مبئی سنٹرل ایشیا بہی بلادہین) کے اہلحدیث کا چال و چلن (جسکو گورمنٹ سے تعلق ہے) کیسا ہے -

جہانتک کہ ہمنے بیس برس کے عرصہ مین خود تجربہ ومشاہدہ کیا اور اُن سب بلاد مین عرب تک پہرکر دیکہا - اور اس زمانہ سے پچہلے زمانون کے حالات کو ثقات سے سنا اور اخبارات اور تاریخی تحریرات کو پڑہکر ہمنے اس گروہ (اہل قرآن وحدیث پر پیروی کرنے والون) کے چال وچلن کو گورمنٹ کے مخالف نہ پایا یہہ لوگ عموماً اصل قرآن وحدیث کے متبع وپیرو ہین - قرآن وحدیث کے مقابلے مین کسی عالم یا امام زندہ یا مردہ کی تقلید (جو بلا دلیل بات مان لینے کا نام ہے) نہین کرتے اور اصل قرآن وحدیث سے جیسیکہ رعایا کے حق مین گورمنٹ کے مخالفت کی ممانعت ثابت ہے (نمبر ۱ و ۲ مضمون وہابی) مین بیان ہوچکی ہے پہر ان لوگون کا چال وچلن مخالف گورمنٹ ہونا باوجود انکے متبع وپیرو قرآن ہونیکے کیونکر ممکن ہے جن باتون سے اس گروہ کو عوام مسلمانون کی نسبت خصوصیت یا مخالفت ہے (جیسے نماز مین رفع یدین کرنا آمین بلند کہنا (ایسے ہی اور کیفیات نماز) قبرون اور تعزیہ کی پرستش نکرنا - اولیا اور انبیا کو حاجت روا اور غیب دان نہ جاننا - بیاہ شادیون مین ناچ رنگ اور بڑہ بڑہ کر دہوم دہام کی دعوتین وغیرہ اسرافات بیجا نکرنا - سودی تجارتین ومعاملات نکرنا -

کہانے پینے مین چہوت وپرہیز رسمی کا قائل ہونا۔ تمام رسم و رواج ملک و قوم کو قرآن وحدیث کے برخلاف نہ ماننا و علی ہذالقیاس اورامور مذہب ومعاشرت
ان باتون کو گورنمنٹ سے کچہہ مخالفت نہین ہے بلکہ بعض باتون کو عین موافقت ہے اورانہین سلطنت کی عین متابعت واطاعت پائی جاتی ہے۔

اس وقت کے دانشمندون اور مہذبون کا (خواہ کسی مذہب وملت کے ہون مقولہ ہے جوشخص اپنے مذہب مین پختہ اوراسکا سچا پیرا ورثابت قدم ہوگا وہ سلطنت و ملک کا بہی مطیع وخیرخواہ ہوگا بشرطیکہ اسکا مذہب اسکو بغاوت سلطنت کا سبق نہ پڑہاتا ہو بلکہ متابعت سکہاتا ہو (جیسا کہ اسلام کا حال ہمنے مضمون وہابی نمبرا و ۲ مین ثابت کر دکہایا ہے) اور جوشخص مذہب کا پیرو نہوگا اور اپنے خالق ورہبر کا حق شناس نہوگا وہ سلطنت وملک کا کیا حق پہچانیگا اور کیون اطاعت کریگا۔

بنا رعلیہ مذہب اسلام کے سچے پیرو فرقہ پر گمان مخالفت سلطنت کوئی وجہ نہین رکہتا۔ ہمنے کبہی نہ سُنا کہ ہندوستان کے فلانی جگہہ کے اہلحدیث نے کبہی سرکار انگریزی کی مخالفت وبغاوت کی ہے یاکسی مخالف وباغی کواس مخالفت مین مدد دی ہے مگر بعض انگریزملازم گورنمنٹ وغیرہ (جو اصل مذہب قرآن وحدیث سے واقف نہین) اس گروہ کومخالف گورنمنٹ سمجہتے ہین اور جو بعض اوقات ہندوستان اور سرحد پر گورنمنٹ سے مخالفتین وقوع مین آئی ہین ان مین ان لوگون کی سازش بیان کرتے ہین مفسدہ ۱۸۵۷ء اور سرحدی واقعات کو اسی قسم کے سمجہتے ہین اور وہ یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہہ لوگ ہمیشہ تحریر وتقریر سے اسی بغاوت کی ترغیب مین لگے رہتے ہین اوراس باب مین انہون نے کئی کتابین تالیف کرکے عام لوگون مین مشتہر کر رکہی ہین انکے نزدیک یہہ لوگ عملاً وعلماً وقولاً وفعلاً ہرطرح سے گورنمنٹ

کی مخالفت مین کوشش کر رہے ہین ہم اس مقام مین ان لوگونکی غلط فہمی بیان کرنا چاہتے ہین اور اس گروہ کے چال وچلن علمی وعملی و قولی وفعلی کی برات مخالفت گورنمنٹ سے ثابت کر دکہاتے ہین۔

سرحدی حالات کو تو ہم مضمون وہابی نمبر ۳ مین بتفصیل بیان کر چکے ہین اسلئے اُنکے اعادہ کی حاجت نہین دیکہتے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سازش وشمولیت اور تصنیفات ترغیب مفسدہ وبغاوت سے یہان بحث کرتے ہین۔

واضح ہو کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اس گروہ کے کسی ایک شخص (لائق شمار واعتبار) کی شراکت وسازش بغاوت کرنے یا اُسکے ترغیب دلانے مین پائی نہین گئی۔ کوئی دعوے نہین کر سکتا اور نہ اسکا ثبوت دے سکتا ہے کہ کوئی مولوی یا مقتدا یا رئیس اس گروہ کا اس مفسدہ مین شریک تہا۔ اور کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلان فلان شخص (بہادر شاہ یا فیروز شاہ یا بخت خان وغیرہ) جو اس بغاوت کے بانی مبانی یا اسکے معاون تہے) اہلحدیث یا وہابی تہا۔

اس موقعہ پر علماء دہلی کا (جنمین اسوقت کے اکابر اہلحدیث بہی داخل ہین) فتوے جہاد پر دستخط ومواہیر کرنا اور بعض مولویون کا (جیسے مولوی عبدالقادر لودہیانوی اور انکے بیٹے سیف الرحمن وغیرہ اور مولوی رحمة اللہ کرانوی اور مولوی سرفراز علی گورکہپوری ومولوی فضل حق خیرآبادی وغیرہ) کا اس ہنگامہ مین شریک ہونا کچھ کچھ شکوک وظن پیدا کرتا ہے اور مخالف کو بات کہنے کا موقعہ دلاتا ہے۔ لہذا ان باتونکا جواب دینا ہم ضروری سمجھتے ہین۔

بیشک علماء دہلی نے فتوے جہاد پر مواہیر کی ہین مگر بخوف گولی وشمشیر کے جسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب باغی فوج دہلی مین آکر جمع ہوئی اور بخت خان بریلی سے آیا اور [illegible] سرفراز علی اور مولوی رحمت اللہ ومولوی عبدالقادر معہ اپنے فرزندون

کے بخت خان کے ساتھہ شامل ہوئے تو بخت خان نے اُن لوگون سے جہاد کا فتوے لکھوایا پہر اسپر علماء دہلی کے دستخط و مواہیر ثبت کرانا چاہا۔ ایک روز بخت خان معہ افسران باغی فوج جامع مسجد دہلی مین آیا اور سپاہیون کی معرفت شاہ احمد سعید شاہ عبدالعزیز خانقاہی اور مفتی صدرالدین اور نواب قطب الدین خانصاحب اور مولوی کریم اللہ استاد مولوی فریدالدین اور مولوی ضیاء الدین اور مولوی نوازش علی اور مولوی رحمتہ اللہ دہلوی (پہلے مولوی رحمتہ اللہ کرانوی ہین) اور مولوی حفیظ اللہ صاحب اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحبان کو بلوایا پہر مولوی سرفراز علی نے بحکم بخت خان وہ فتوے پڑہ سنایا۔ جب وہ فتوے تمام ہوا تو بخت خان وغیرہ باغی افسرون نے علماء کو حکم دیا کہ اس فتوے پر اپنے دستخط کردین ورنہ سب قتل کئے جاوینگے۔ پس سب نے بخوف جان کرہاً وجبراً دستخط کردئے۔ اور اگر وہ دستخط نکرتے تو اسیوقت سب تلوار سے قتل کئے جاتے یا توپ سے اوڑائے جاتے ہمارے خیال مین اگر وہ انگریز (جو اہلحدیث پر اس مجبورانہ شراکت کے سبب حرف گیری کر رہے ہین) اس موقعہ پر ہوتے اور اس فتوے کی موافقت پر مجبور کئے جاتے تو تلوارون کو دیکہکر ضرور اظہار موافقت کرتے اور اُس فتوے پر دستخط کرتے ہمارے اس دعوے پر کہ انہون نے جبراً دستخط کئے ہین دلی ارادہ سے نہین کئے ایک بڑی روشن دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ دستخط کرکے پہر گہر سے باہر نہ نکلے اور اس جہاد مین شریک ہونے یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ انگلشیہ کا دہلی پر دوبارہ تسلط ہوا تو گورنمنٹ نے اُن دستخط کرنے والے مولویون کو بری الذمہ قرار دیا نہ کسی کو پہانسی دیا نہ کسی کا گہر لوٹا باوجودیکہ باغیون کے بدکارون کو پہانسی دینا اُسوقت کا عام رول تہا۔

دوسری دلیل یہہ ہے کہ ان ہی مجبور ہوکر دستخط کرنے والے مولویون سے مولوی حفیظ اللہ خان اور مولوی نذیر حسین اور انکے بیٹے مولوی شریف حسین اور انکے شاگردان مولوی محمد صدیق پشاوری اور مولوی عبداللہ مرحوم غزنوی۔

(جنگی اولاد و قبائل اب امرتسر مین آباد ہین اور اس سلطنت کو امن و ازادی کی نظر سے اپنے قدیم وطن غزنوی و کابل سے بہتر سمجھکر پہر وہان جانا نہین چاہتے) نے ایک میم کو زخمی پاکر امن دیا اور اپنے گہر مین لیجاکر اُسکے زخمون کا علاج کرکے جب موقع پایا سرکاری کیمپ مین پہونچا دیا جسپر انکو سرکار کی طرف سے انعام و اکرام بہی ہوا - اور اگر انکا اس فتوے پر مہر کرنا دلی ارادہ سے ہوتا تو یہہ خیرخواہانہ کام اُنسے کیون ہوتا انکو انگریزون کی ایسی حالت ضعیف مین انگریزون سے کیا ڈر تہا اور کیا طمع و توقع - اس بیان کی تصدیق کے لئے ہم دو چٹہیان انگریزی معہ ترجمہ نقل کرتے ہین -

ان چٹہون نقل جو ہمارے پاس دہلی سے پہنچی ہے - اسمین بعض الفاظ مشتبہ ہین انکو بعینہ بدلنا مناسب نہین سمجہا - ہان بعض الفاظ کو بطور اختصار چہوڑ دیا ہے

نقل چٹہی ڈبلیو جی واٹرفیلڈ صاحب بہادر قائم مقام کمشنر سابق دہلی

نقل اصل چٹہی	ترجمہ
Delhi 27th Sept. 1877	دہلی ۲۷ ستمبر ۱۸۷۷ء
Molvi Nazeer Hoossain & his son Molvi Shariff Hoossain were with other members of their family instrumental in saving the life of Mrs. Leesons during the mutiny, they tended her when wounded kept her in their house	مولوی نذیر حسین اور انکے پسر مولوی شریف حسین نے معہ دیگر مردم خاندان کے مسز لیسن کی میم کی غدر مین جان بچائی تہی اُسوقت مین یہہ اُسکو اپنے گہر لے گئے تہے

for 3½ months and finally sent her into the British Camp at Delhi.

He says that he has lost, in a fire which took place in his house in Delhi, all his English Certificates. I think this is extremely probable. he probably had Certificates from General Nevelle Chamberlain & General Burnard Colonel Sytter and others.

I remembered the facts well and Mrs Leesons coming into Camp.

The family received a handsome reward Rupees 200/. and Rs: 400/. Rupees 700/. compensation for the demolition of houses bestowed upon

جس وقت مین وہ زخمی پڑی تہی سوا اپنے مکان مین ساڑہے تین مہینے تک رکہا - آخر سرکاری کیمپ مین پہنچا دیا انکے بیان سے ظاہر ہوا کہ سرکاری انگریزی چہٹیان اُس آگ سے جل گئین ہین جو انکے مکان مین لگی تہی - مین خیال کرتا ہون یہہ امر صحیح ہے انکے پاس چہٹیان جنرل چمبرلین صاحب اور جنرل برن صاحب اور کرنل ٹیٹلر صاحب وغیرہ کی ہین اور مسٹر لیسن کی میم کے آنے کی کل حقیقت مجکو یاد ہے انکو دو سو روپیہ ایک مرتبہ اور چار سو روپیہ ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو روپیہ بعوض گر جانے مکانات کے ملا -

them. The family all deserve consideration and kindness at our hands.	پس یہہ خاندان قابل لحاظ اور مہربانی کے ہے
(Signed)	دستخط
W. G. Waterfield	ڈبلیو جی واٹر فیلڈ
offg: Commissioner	قائم مقام کمشنر

نقل چٹھی مسٹر جی ای ینگ صاحب بہادر کمشنر

I have seen the original of their certificate shows, also learned from Mrs Leesons life the fact herein mentioned. It is proba-ble that the fact taken by Moulvi Nazir Hoossain and Sharif Hoossain has made them enemies among disaff-ected persons.	مینے بچشم خود دیکہا اور میم صاحب سے بہی سنا فی الحقیقت یہہ سارٹیفکیٹ درست ہے اور اسمین یہہ لکہا ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین نے انکی جان دشمنون سے بچائی۔
Sd/. G. E. Young	دستخط جی ای ینگ
16/9/81.	۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء

یہہ اُس فتوے جہاد پر علماء دہلی کے مہر و دستخط کرنے کا جواب ہے - اب رہا بعض علماء پنجاب و ہندوستان کا اس مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شریک ہونا اسکا جواب یہہ ہے کہ منجملہ اُن علماء کے جو اس مفسدہ مین شریک تہے اہل حدیث ایک ہی

تہا بلکہ اکثر اُنہین ایسے تہے جو اہل حدیث سے مخالفت کے مدعی تہے - اور اُنکی ذریات و اتباع اتبک اس گروہ سے عداوت کا دم مارتے ہین ان سب سے بڑے مولوی فضل حق خیرآبادی ہین اُنکی عداوت و مخالفت اس گروہ سے شہرہ آفاق ہے وہ مولوی محمد اسمعیل کے (جو اس گروہ کے ایک پیشوا تہے) مدت العمر مخالف رہے اور امکان نظیر پیغمبر کے مسئلہ مین اُنکی تکفیر کرتے رہے، وہ فوت ہوئے تو اُنکے بیٹے عبدالحق بحکم (میراث پدر خواہی علم پدر آموز) اس کام مین لگے اور اتبک اس خاندان کی ذریات و اتباع اس گروہ کی مخالفت کے مدعی موجود ہین -

مولوی عبدالقادر لودہانہ والے بہی اس گروہ کی چال پر نہ تہے - وہ تو فوت ہو گئے ہین - انکے خیالات کا کوئی تجربہ و مشاہدہ چاہے تو اُنکے فرزندون کو جو اب لودہانہ مین ہین آکر دیکہے کیسے ممبرون پر بیٹہ کر اہلحدیث کی تکفیر کرتے ہین اور اس گروہ سے اپنے اور اپنے باپ کے مخالفت ظاہر کر رہے ہین - اس باب مین انہون نے چند رسائل بہی لکہے ہین از انجملہ ایک رسالہ **انتصار الاسلام** ہے جسمین اس گروہ کے مسائل مذہبی کا بہت تحقیر و توہین کے ساتہہ رد ہے ایک رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** ہے جسمین اس گروہ کو اپنی مسجدون سے نکال دینے اور انکو کافر مرتد سمجہنے کی وصیت و تاکید فرمائی ہے صوبہ بہار مین اس رسالہ پر عمل بہی ہو چکا ہے جسکا ذکر ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۳ مین کیا ہے -

جسکو اس بیان مین شک ہو وہ ان رسائل کا مطالعہ کرے - ایسا ہی مولوی رحمت اللہ و مولوی سرفراز علی کا حال ہے پر اس مقام مین اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے ہین یہہ مقام اس تاریخی حالات کی تفصیل سے اجنبی ہے

حاصل مطلب یہہ کہ اُن لوگون مین ایک شخص بہی اہلحدیث کے عمل و عقیدہ پر تہا پہر اُن لوگون کا اس مفسدہ مین شریک ہوجانا اہلحدیث پر الزام قایم ہونے کا باعث کیونکر ہوسکتا ہے؟

اس بات سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ جس مذہب پر وہ لوگ مین اُس مذہب یا مذہب اہلحدیث کے سوائے اور سبہی اسلامی مذاہب کے رو سے مخالفت گورنمنٹ جایز ہے۔ حاشا وکلّا ہم کسی مذہب کو اس مخالفت کی تہمت نہین لگاتے بلکہ مقصود ہمارا اس بات سے صرف اسیقدر ہے کہ ان لوگون کا فعل (خواہ کسی نیت وسبب سے ہوا ہو) اہلحدیث کا فعل نہین ہوسکتا رہا یہہ امر کہ انہون نے یہہ کام (غدر مین شریک ہونا) کیون کیا آیا یہہ اُنکو مذہب کی ہدایت تہی یا کوئی اور وجہ ہوئی۔ اسمین ہم تو یہی کہینگے (گو ہم اُنکے مذہب پر نہین ہین) کہ اس فعل مین اُنکے مذہب کا دخل نہین ہے اُنکو مذہب نے غدر و فساد کی ہدایت نہین کی بلکہ طمع دنیوی و بدنیتی نے انکو یہہ جرأت دلائی (چنانچہ مولوی فضل حق کا بہادرشاہ سے اُن ایام مین خیرآباد کی سند لینا) اس دنیا طلبی پر دلیل ہے یا یہہ کہ انہون نے اپنی رائے مین غلطی کی یا کوئی اور وجہ اُنکے دماغ مین پیدا ہوئی الغرض اُنکو جو ہدایت ہوئی خیال سے ہوئی مذہب سے نہین ہوئی اسکی نظیر یہہ ہے جو اندنون ایک شخص مکلین نامی نے ملکہ معظمہ قیصر ہند پر باوجود عیسائی ہونیکے گولی چلائی تہی اس فعل کو کوئی بہی نہین کہہ سکتا کہ مذہب کی ہدایت تہی اسی قسم کی وجہ† ان لوگون کے فعل کی پیدا ہوسکتی ہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شمولیت کا جواب بہی ادا ہوا۔

اب اس بات کا جواب باقی رہا کہ یہہ لوگ بذریعہ تحریرات و تصنیفات مفسدہ و بغاوت گورنمنٹ انگلشیہ کے لوگون کو ترغیب دلاتے ہین

† یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ [illegible]

اس بات مین ہم بجاے اسکے کہ اپنی تصنیفات وکلام کو پیش کرین از بیل سید احمد بہادر ستی آتیں ای کے اس کلام کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہین جو اپنے رسالہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے جواب مین فرمایا ہے اب بصفحہ (۵۲) اس رسالہ کے فرماتے ہین-

جس موقعہ پر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی کتابون کا ذکر کیا ہے وہان انہون نے یہہ فقرہ لکہا ہے کہ "وہابیون کی کتابومین دیندار اور خدا پرست آدمیونکا سب سے بڑا فرض یہی لکہا ہے کہ وہ جہاد کرے" اور بعد اسکے پہر صفحہ ۶۶ مین لکہا ہے کہ "وہابیون نے نظم ونثر زبان مین انگریزون پر جہاد کرنے کی بابت اس کثرت سے رسالہ لکہے ہین کہ اگر ان سب کا حد سے زیادہ مختصر خلاصہ کیا جاوے تو بہی اُسنے ایک بڑے حجم کی کتاب طیار ہو" اور اسی کے ذیل مین صاحب موصوف نے مسلمانون کی ان پیشین گویون کا ذکر کیا ہے جو انگریزی حکومت کے زوال کی نسبت کی گئی ہین اور مسلمانون کی چودہ کتابون کی ایک فہرست بہی لکہی ہے اور انہین سے چند فقرے نقل کیے ہین جنکا ذکر آئندہ ہوگا جنکے ضمن مین ڈاکٹر صاحب کی بہت کہلی ہوئی غلطیان بہی ظاہر ہونگی جہاد تو ایک ایسی چیز ہے کہ اُسکے جواز و عدم جواز اور اُسکے شروط کا ذکر مسلمانون کی آسمانی کتاب یعنی قران شریف اور احادیث نبوی اور فقہ کی تمام کتابونمین برابر موجود ہے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب کو لکہنا زیبا تہا کہ تمام مسلمانونکی مذہبی کتابومین جہاد کا ہر جگہہ ذکر ہے یہہ لکہنا مناسب نہ تہا کہ صرف وہابیونکی کتابونمین اسکا ذکر ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب نے یہہ سمجہا ہے کہ جہاد وہابیون کے نزدیک سب سے بڑا فرض ہے تو ان کو یہہ لکہنا بہی ضرور تہا کہ وہ کن کن صورتونمین فرض ہے میری دانست مین ڈاکٹر صاحب کا یہہ بیان بالکل غلط ہے کہ وہابیون نے خاص جہاد کے باب مین بہت سی کتابین لکہی ہین چنانچہ جب ہم ان کتابون کے

اشاعۃ السنّۃ النبویّہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دوم — جلد پنجم

ضمیمہ متضمن مسایل مختلف فیہا معہ محدثین اہل السنہ

بابت ربیع الاول ۱۲۹۹ مطابق فروری ۱۸۸۲ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	بابت سال	بابت ضمیمہ
۱	خاص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للو عہ	لیے ر
۲	"	گورنمنٹ انگریزی ومعزز عہدہ داران گورنمنٹ و عامہ اغنیا و لائبریری و سوسائٹی	عہ	لے ر
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	سے ر	عہ
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھین اور رسالہ پیشگی خود طلب کرین	لے ر	۱۲ ر
۵	لاقیمت	جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت ہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ مل سکے گا - اسکی وجہ یہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتون کی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب براری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ بدون ضمیمہ کاربراری ممکن ہے ؛

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اُسی مہینے سے قیمت حسب التصور ادا فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف اُسکا ضمیمہ واپس کر دین

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پوری عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ مناسب ہے

راقم ابو سعید محمد حسین لاہور محلہ سید مٹھہ

مطبع ...

اشتہار

(دفعہ اول)

مقدمات عشرہ اثبات نبوت جنکی تمہید مین ہم ۱۲۹۶ ہجری مطابق ۱۸۷۹ء سے لگ رہے تھے تمام ہوئے - اب ہم اصل مدعا کے اثبات کے درپے ہونا چاہتے ہین - ولیکن قبل شروع بحث اپنے ناظرین (موافقین و مخالفین) کیخدمت مین یہہ التماس کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ جن صاحبون کو ہمارے ان مقدمات مین (ناصحانہ یا مخاصمانہ) کلام ہو وہ قبل از شروع مقصود اسکو طی کرلین اثناء بحث مقصود مین کسی مقدمہ پر کسی شخص کا کسی قسم کا اعتراض نسنا جاویگا - بلکہ ان مقدمات کو بطور دلایل قطعیہ مسلّمہ تائید مدعا کیلئے پیش کیا جاویگا اور ہر کسیکو انکا تسلیم کرنا واجب ہوگا تمہید مقدمات صرف اسی غرض سے ہوتی ہے کہ مقدمات بطور اصول موضوعہ و عدم متعارفہ فریقین مین مسلم قرار دیجاوین - اور نظریات اختلافیہ کے فیصلہ کیلئے وہ بمنزلہ ایک حکم و دلیل کے کام آوین وہ مقدمات معروض ذیل ہین - اور انکے دلایل و تفاصیل اشاعۃ السنہ (جلد ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کے متعدد پرچون مین موجود ہین جنکو یاد ہو وہ پرچے دیکھین وہ جس مقدمہ مین معانی نظر و کلام کرنا چاہین اسمقدمہ کا متضمن پرچہ راقم سے طلب فرماوین - یہہ اشتہار دو یا تین دفعہ چھاپا جاویگا اس اثنا مین کسی نے ان مقدمات کی نسبت کچھہ اعتراض نکیا تو ان مقدمات کو اصول مسلّمہ قرار دیا جاویگا -

(مقدمہ اولی) خدا تعالے قیوم عالم موجود ہے (۲) خدا تعالے کی حقیقت ذات و صفات کا خاصہ خلایق کو علم نہین ہے (۳) ہر چیز موجود کے لئے محسوس ہونا ضروری نہین (۴) محال و مجہول الکنہ مین فرق ہے - اول کی وجود کا انکار جایز بلکہ لازم - ثانی ہی انکار ناجایز (۵) موجودات عالم سے جو چیز انسان کے حواس خمسہ مین نہ آوے انسان اسکو بقوت انسانی جان نہین سکتا (۶) انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسی چیزین بہی جان سکتا ہے جو حواس خمسہ مین نہ آوین (۷) انسان اپنی فطرت سے نیک و بد کرنے کی ساتھہ مامور ہونا چاہتا ہے (۸) مبدء فیاض (خداوند قیوم عالم) مین بخل نہین (۹) روح بہ نسبت جسم اس بخل کا محل نہونے کی زیادہ لایق ہے (۱۰) منجملہ اشیاء علم موجودات ایک خبر صادق بہی ہے

انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا

خدا نے اوسکو اچھی طرح سے قبول کرلیا ہے اور اچھی طرح سے اوگایا ہے

(مَثَلُهَا) كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا

اِسکی ایک ایسے عمدہ درخت کی سی مثال ہے جسکی جڑہ تو زمین مین جم رہی
ہے اور شاخین آسمان کو پہونچ گئی ہین اور وہ ہر وقت
خدا کے حکم سے پہل دے رہا ہے

اِس مبارک انجمن نے کارروائی معروضہ نمبر سابق کے بعد اسقدر عمدہ اور نمایان کارروائیان کی ہین کہ انکی تفصیل سے ہمکو اس انجمن کے اشغال و کارروائیان مانع ہین - ہم آج کل اس انجمن کی کارروائیون مین ایسے مصروف ہین کہ انکی تفصیل و بیان کی فرصت نہین رکہتے لاجرم انکی تفصیل کو دوسرے وقت پر چہوڑتے ہین اور بالفعل انکے اجمالی بیان سے ناظرین و ممبران انجمن کو جو بیرونجات مین ہین محظوظ کرتے ہین - ازانجملہ ایک کارروائی یہہ ہے کہ حسب قرارداد و تجویز معروضہ سابق دو ہزار روپیہ ہواری مصارف مڈل اسکول کا تخمینہ انجمن مین پیش ہوا جسپر باتفاق رای ایک اشتہار کا مضمون تجویز ہوا کہ جو عنقریب شایع ہونیوالا ہے - اور خاص لاہور کی ممبران انجمن ہمدردی و دیگر عمایداسلام سے چندہ وصول کرنے اور اسکے ترغیب دلانے کے لئے چند معزز اشخاص مقرر ہوئے ہین جسکی تعمیل عنقریب ہونیوالی ہے

(۲) ہندوان کے اس میموریل پر (جو اونہون نے بجاے اردو ہندی بہاشا جاری ہونے کے لئے گورنمنٹ مین بہیجا ہے) اِس انجمن نے متعدد جلسون مین نکتہ چینی کے آخر اسکے جواب مین ایک عرضداشت تیار کرکے پنجاب مین عموماً اور ہندوستان مین خصوصاً ممبران انجمن ہمدردی کے پاس بہجوا کر ہزارہا اعیان و اشخاص اہل اسلام و اہل ہنود کا بہ اتفاق رای حاصل کرکے انکے دستخط کرائے ہین - یہہ میموریل عنقریب گورنمنٹ مین روانہ ہونیوالا ہے - اِس کارروائی مین انجمن نے نہ صرف مسلمانون سے ہمدردی کی ہے

بلکہ اپنے ہم وطن ہندوؤن سے بہی ہمدردی کی ہے کہ انکو اس فرقہ کی روزگاری سے (جسکا اردو کے
اُٹہا دیجانیسے اندیشہ و یقین کامل ہے) بچ جانیکی سبیل نکالدی ہے ؛

(۳) کمیشن تعلیم (جو گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہوئی ہے) کی شہادتون پر جو پریسیڈنٹ کمیشن کی طرف سے بغرض استصواب رای انجمن مین پہنچی ہین یہہ انجمن غور کر رہی ہے وہ شہادتین اس انجمن کے تعلیمیافتہ ممبران مین متداول ہو چکی ہین انجمن عنقریب اُن شہادتون کے جوابات گورنمنٹ مین پیش کریگی۔ اور تعلیم کی نسبت گورنمنٹ مین عمدہ رای پیش کرکے ملک اور قوم کے ساتہہ اپنی ہمدردی عمل مین لاکر دکہا دے گی۔ جن ممبران انجمن کیطرف ابہی اون شہادتون کے جوابات انجمن مین نہین پہنچے انکی خدمت مین التماس ہے کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے جوابات ارسال فرماوین جناب پریسیڈنٹ کمیشن تعلیم کی چٹہی مورخہ ۱۹ - مئی ۱۸۸۲ء مین (جو اس انجمن مین موصول ہوئی ہے) اجون تک جواب بہیجنے کا مطالبہ ہے۔

(۴) عرضداشت محمڈن ایسوسی ایشن (جو مسلمانان کلکتہ وغیرہ نے اہل اسلام کے حقوق کے مطالبہ کے لئے گورنمنٹ مین پیش کی ہے اور وہ گورنمنٹ سے بواسطہ پریسیڈنٹ انجمن پنجاب اس انجمن مین بغرض استصواب رای کے پہنچی ہے) پر یہہ انجمن غور کر رہی ہے اور عنقریب اسمین عمدہ اور مفید رای جسمین اہل اسلام کی سچی اور پوری ہمدردی پائی جاتی ہو گورنمنٹ مین پیش کرنیوالی ہے

(۵) اس انجمن کے لئے پیٹرن (یعنی حامی و مربی) تجویز کرنے انجمن کے بحث ہوئی۔ بعض ممبران کی یہہ رائے تہی کہ اس انجمن کے ممبر بنظر اسکے دنیاوی امور کے (جسکے نظر سے یہہ انجمن انجمن پنجاب کی شاخ ہے) نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ پیٹرن مقرر کئے جاوین۔ چنانچہ انجمن پنجاب و گوردو سنگہ سبہا وغیرہ کے پیٹرن ہین مگر صرف اس خیال سے کہ اس انجمن کو دینی امور سے زیادہ تعلق ہے اسلئے اس انجمن کے لئے کسی اسلامی ریاست کے نواب کا پیٹرن ہونا ضروری ہے اسمین کئی ریاستون کے نوابون کا ذکر ہوا آخر اس خیال سے کہ چونکہ اس انجمن کے ممبر مختلف خیالات و مذاہب اسلامیہ حنفی اہلحدیث شیعہ سنی کے اشخاص ہین اسلئے اس انجمن کا پیٹرن وہ شخص ہونا چاہیئے جسکو سبہی اسلامی مذاہب حنفی اہلحدیث و اہل تشیع وغیرہ سے یکسان ہمدردی کا خیال ہو اور کسی فرقہ سے تعصب

حمایت طرفداری کی نگاہ ہو اور مع ذالک گورنمنٹ مین بہی انکا پورا قرب و اعتبار ہو۔ آن صفات و شروط کا محل اس جلسہ مین صرف نواب صاحب بہوپال کو سمجہا گیا کیونکہ انکے تعصب ہونا اور سب اہل اسلام کے لئے ہمدرد ہونا اونکی تصانیف سے ظاہر ہوتا ہے اور ملک کی مختلف اقوام کے لئے ہمدرد ہونا اور گورنمنٹ مین انکا قرب و اعتبار اون کارروائیون سے ثابت ہوتا ہے جنکا حال تاریخ جدید بہوپال کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے اور انکا خلاصہ اشاعت السنۃ نمبر ۲ جلد ۴ مین صفحہ ۱۲۰۲ مین موجود ہے۔ لہذا باتفاق رای انکا پیٹرن ہونا قرار دیا یا انکی تجویز ہوا کہ انجمن کی طرف سے ایک عرضداشت باستدعا منظوری اس عہدہ کے حضور نواب کی خدمت مین بہیجی جاوے۔ اس عرضداشت کا مسودہ تیار ہو چکا ہے اور عنقریب وہ انکی خدمت مین روانہ ہونیوالی ہے۔ کارروائیان اور بہی بہت ہین۔ خصوصاً نئے ممبرون کی فہرست جسکا درج کرنا نہایت ضروری تہا مگر انکے بیان کے لئے نہ جگہ ہے نہ وقت۔ ناظرین معاف فرماوین

کی صحبت باقی +

حدیث بنوی

اور

نیچری و عیسائی

اہل سلام کے اتفاقی **اصول** دو ہین - **قران** اور **حدیث** - قرآن تو اصل اصول ہے حدیث بہی انکے نزدیک وجوب عمل مین قران کی مانند اور اُسیکے حکم مین ہے وہ جیسے قران کو وحی والہام جانتے ہین ویسے ہی حدیث کو وحی والہام مانتے ہین - فرق اتنا ہے کہ قران کو وحی متلو (بالفاظہ خدا کی طرف سے نازل ہوا اور پڑہا گیا) سمجتے ہین - حدیث کو وحی غیر متلو (جو بلفظہ خدا کی طرف سے نازل نہین ہوا صرف اسکے معنی کا نزول و القاء ہوا ہے) خیال کرتے ہین - اور نیز وہ قران کو قطعی الثبوت مانتے ہین - حدیث کو جو تواتر و شہرت کو نہین پہونچی ظنی الثبوت تسلیم کرتے ہین -

اصل دوم (حدیث بنوی) کو **عیسائی** تو مطلقاً لایق تسلیم نہین جانتے اور اوسکے لایق عمل و دست آویز ہونے پر کئی اعتراض کرتے ہین - **نیچری** گو بظاہر احادیث کو (اسی معنی کر جسکی تفصیل اشاعت السنتہ نمبر ۹ جلد ۳ مین گذری ہے) مانتے ہین مگر در حقیقت وہ بہی کسی حدیث کو لایق تسلیم نہین سمجتے - اور اوسکے لایق عمل و دست آویز ہونے پر اس قسم کے اعتراض کرتے ہین - **اسمقام** مین دونون فریق کے اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے اور حدیث بنوی کا لایق عمل و دست آویز ہونا ثابت کیا جاتا ہے -

عیسائیون کے اعتراضات کا جواب تو ہمسے پہلے علماء نے بہت بسط و تفصیل سے دیدیا ہے اور اسباب مین متعدد تصانیف مین مفصل بحث موجود ہے اسلئے ہم انکے جواب مین اختصار عمل مین لاتے ہین - نیچریون کے اعتراضات کے جوابات ہنوز تفصیل طلب ہین -

انکو بسط و تفصیل سے حوالۂ قلم کرتے ہین بہ توفیق اللہ تعالے

عیسائیون کے اعتراضات اور انکی جوابات

(۱) **اعتراض** - حدیث کے راوی و ناقل آنحضرت کے ازواج و اقربا رہین اسلئے اونکی روایت و بیان کا چندان اعتبار نہین ہے -

جواب ہمارا دنیا مین جو ملت و مذہب ہے اور جسکو چکا ہی اوسکو ناقل و محافظ اس مذہب اور اسکے بانی کے دوست و صحبتی (قرابتی ہون خواہ اجنبی) ہوئی ہین وہ کونسا مذہب یا ملت ہے جسکے رواج دینے اور بیان کرنے والے محض دشمن و مخالف ہکھوئے ہین - ؟

دور کیون جائین معترضین ہی کے مذہب کو کیون نہ دیکھہ لین - کیا اس مذہب کی کتاب (انجیل) اور بانی مذہب کے حالات و مقالات کے ناقل و راوی سب اس مذہب کے مخالف (یہود و ہنود و محمدی وغیرہ) ہین؟ کیا مریم اور یوسف نجار اور حوارین اور اونکی صحبتی جو اس کتاب و بانی کے حالات کے راوی ہین بانی مذہب (حضرت مسیح) کے قرابتی و صحبتی نہین ہین)؟

نقل و روایت ہر مذہب و ملت کے باب مین عقل و انصاف کے رو سے دار و مدار قبولیت واعتبار ناقل کا چال وچلن (ضبط و عدالت وغیرہ) ہے جیسکہ اصل بانی مذہب کے صداقت بہی اوسکے چال وچلن سے دیکھی جاتی ہے - اسمین مجرد قرابت و جنبیت و صحبت و ناآشنائی کو کچھہ دخل نہین ہے - اور جب چال وچلن عمدگی کے ساتھہ صحبت و قرابت بہی ملجاوے تو وہ دریافت حال اصل مذہب کے لئے عمدہ ذریعہ ہے مثل مشہور ہے صاحب البیت ادری بما فیہ یعنے گہر والا اس چیز کو خوب جانتا ہے جو اسمین ہوتی ہے ؛

(۲) **اعتراض** - مولفین کتب حدیث نے آنحضرت کی حالات و مقالات کو بچشم خود نہین دیکھا